يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ

جب[1] تم ان کے پاس (جہاد سے لوٹ کر) واپس آؤ گے تو یہ (منافقین تم سے طرح طرح کی) معذرت کریں گے

لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ

(اے رسول) تم کہدو کہ باتیں نہ بناؤ ہم ہرگز تمہاری بات باور نہ کریں گے (کیونکہ) ہمیں تو خدا نے تمہارے

اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ

حالات سے آگاہ کر دیا ہے عنقریب خدا اور اس کا رسول تمہاری کارستانی کو ملاحظہ فرمائیں گے پھر تم ظاہر و

تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ

باطن کے جاننے والے (خدا) کی حضوری میں لوٹا دیئے جاؤ گے تو جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے تھے

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٤﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا

(ذرا ذرا) بتا دے گا۔ جب تم ان کے پاس (جہاد سے) واپس آؤ گے تو تمہارے سامنے خدا کی

انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ

قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگذر کرو تو تم ان کی طرف سے منہ پھیر لو۔ بیشک یہ لوگ

اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۖ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا

ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے (یہ) سزا ہے اس کی جو یہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے

يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٥﴾ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ

تمہارے سامنے یہ لوگ قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ تو اگر تم ان سے راضی ہو

تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ

(بھی) جاؤ تو خدا بدکار لوگوں سے ہرگز کبھی راضی نہیں ہوگا۔ (یہ) عرب کے گنوار[2] دیہاتی

الْفٰسِقِيْنَ ﴿٩٦﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّ

کفر و نفاق میں بڑے سخت ہیں اور اسی قابل ہیں کہ جو کتاب خدا نے

اَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى

اپنے رسول پر نازل فرمائی ہے اس کے احکام نہ جانیں۔ اور خدا تو بڑا دانا

[1] یہ بھی ان منافقین کا تذکرہ ہے جو جنگ تبوک سے جان چرا کر بیٹھ رہے تھے اور اب جب مسلمان صحیح سلامت واپس آ گئے تو لگے باتیں بنانے یہ قریب قریب اسی آدمی تھے جیسے جد بن قیس معتب بن قشیر وغیرہ اور یہ خوشامد بھی دل سے توبہ نہیں مال کے لالچ سے منہ میں پانی بھر آیا تھا۔ کیونکہ سلطان روم سے کیں پر صلح ٹھہری تھی کہ ایک ہزار طلائی اوقیے اور دو سو چھ نفیس جوڑے رجب میں اور اتنے ہی ماہ صفر میں دیا کرے گا۔ ۱۲

منافقین کی خوشامد

[2] مدینہ کے گرد جو صحرا نشین عرب مثل بنی تمیم، بنی اسد اور غطفان کے تھے، یہ ان کا حال ہے۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲

صحرائی عرب بڑے سخت کافر ہیں

رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ

حکیم ہے۔ اور کچھ گنوار دیہاتی ایسے بھی ہیں کہ جو کچھ (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں

يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ

اُسے تاوان سمجھتے ہیں اور تمہارے حق میں (زمانہ کی) گردشوں کے منتظر ہیں۔ انہیں پر

عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَمِنَ

(زمانہ کی) بُری گردش پڑے۔ اور خدا تو سب کچھ سنتا جانتا ہے۔ اور کچھ دیہاتی تو ایسے بھی

الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ

ہیں جو خدا اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اُسے خدا کی (بارگاہ میں)

مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَآ

نزدیکی اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ آگاہ رہو واقعی یہ (خیرات)

اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ

ضرور اُن کے تقرب کا باعث ہے خدا انہیں بہت جلد اپنی رحمت میں داخل کریگا بیشک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ

خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور مہاجرین لہ وانصار میں سے (ایمان کی طرف) سبقت

الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ

کرنے والے اور وہ لوگ جنہوں نے نیک نیتی سے (قبول ایمان میں) ان کا ساتھ دیا، خدا ان سے

رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ

راضی اور وُہ خدا سے خوش اور اُن کے واسطے خدا نے وہ (ہرے بھرے) باغ جنکے

تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ

نیچے نہریں جاری ہیں تیار کر رکھے ہیں۔ اور ہمیشہ ابدالاباد تک ان میں رہیں گے

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ

یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ اور (مسلمانو) تمہارے اطراف کے گنوار دیہاتیوں میں سے

لہ جب حضرت رسول کو کفار مکہ نے بہت ستایا تو آپ اپنا اصلی وطن مکہ چھوڑ کر مدینہ میں جا بسے اسی کا نام ہجرت ہے اور اسی سے ہجری سنہ کی ابتدا ہوتی ہے اور جو پردیسی مسلمان گھر بار چھوڑ کر رسول کے ساتھ جا بسے مہاجر کہلائے اور ان پردیسیوں کی مدینہ کے جن تازہ مسلمانوں نے مدد کی وُہ انصار کہلائے ان آیات میں دونوں قسم کے لوگوں کی مدح ہے مگر سب کی نہیں ان میں جو لوگ پہلے ایمان لائے۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ سے پہلے کوئی شخص آپ پر ایمان نہ لایا چنانچہ خود حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول دوشنبہ کو نبی ہوئے اور سہ شنبہ کو میں ایمان لایا اس کے علاوہ معاویہ کے جواب میں ایک یہ شعر تحریر فرمایا تھا

سبقتکم الی الاسلام طرا
غلاما ما بلغت اوان حلمی

میں تمام اہل اسلام سے پہلے اس وقت ایمان لایا جب سن بلوغ کو بھی نہ پہنچا تھا۔ اس پر اہل اسلام کا اتفاق ہے۔ کوئی اس کا مخالف نہیں دیکھو در منثور شرح الفیہ فصول مہمہ ثعلبی۔ صواعق محرقہ وغیرہ وغیرہ۔ خلاصہ یہ ہے کہ کہ ان صفات کے مستحق اصلی طور پر حضرت علیؑ ہی ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

بعض صحابہ کی غلطی پر تنبیہ

الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا

بعض منافق (بھی) ہیں اور خود مدینہ کے رہنے والوں میں سے بھی (بعض منافق ہیں) جو نفاق

عَلَى النِّفَاقِ ۖ لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۭ سَنُعَذِّبُهُمْ

پر اڑ گئے ہیں (اے رسول) تم انکو نہیں جانتے (مگر) ہم ان کو خوب جانتے ہیں عنقریب ہم

مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ١٠١ وَاٰخَرُوْنَ

(دُنیا ہی میں) ان کی دوہری سزا کریں گے پھر یہ لوگ (قیامت میں) ایک بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں

اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ

گے۔ اور کچھ لوگ اور ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا (تو) اقرار کیا (مگر) ان لوگوں نے بھلے کام کو اور

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ١٠٢

کچھ بُرے کام کو ملا جلا (کر گول مال کر) دیا ہے کہ خدا انکی توبہ قبول کرلے (کیونکہ) خدا تو یقینی بڑا بخشنے والا

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ

مہربان ہے۔ (اے رسول) تم ان کے مال کی زکوٰۃ لو (اور اس کی بدولت ان کو (گناہوں سے) پاک

بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ

صاف کردو اور انکے واسطے دُعائے خیر کرو کیونکہ تمہاری دُعا ان لوگوں کے حق میں اطمینان (کا باعث) ہے

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ١٠٣ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ

اور خدا تو (سب کچھ) سنتا اور جانتا ہے۔ کیا ان لوگوں نے اتنا بھی نہیں جانا کہ یقیناً خدا ہی اپنے بندوں

التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ

کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہ ہی خیراتیں (بھی) لیتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ وہی توبہ

هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ١٠٤ وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ

کا بڑا قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اور (اے رسول) تم کہدو کہ تم لوگ اپنے اپنے کام کئے جاؤ ابھی

عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ

تو خدا اور اس کا رسول اور مومنین تمہارے کاموں کو دیکھیں گے۔ اور بہت جلد (قیامت میں) ظاہر و

ع جنگ تبوک میں مومنین میں سے بھی کچھ لوگ نہ گئے تھے۔ جب آپ واپس آئے اور پیچھے رہنے والوں کی مذمت میں آیتیں نازل ہوئیں، تو ان میں سے ابولبابہ یہ تینوں بہت پچھتائے اور مسجد رسول کے ستونوں سے اپنے کو باندھ دیا اور قسم کھائی کہ جب تک رسول اللہ نہ کھولیں گے یوں ہی بندھے رہیں گے جب آپ نماز کو تشریف لے گئے تو حالات معلوم ہوئی۔ آپ نے فرمایا جب تک خدا کا حکم اس بارے میں نہ آئے گا میں بھی نہ کھولوں گا غرض جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے کھولا۔ تو وہ لوگ روتے ہوئے اپنے گھر گئے۔ اور اپنی جمع پونجی اٹھا لائے کہ حضرت اسی نے ہم لوگوں کو روک رکھا تھا اب آپ اس کو خیرات کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا بغیر حکم خدا کچھ نہیں کر سکتا تو اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی ١٢ ١٢ ١٢

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَ

باطن کے جاننے والے (خدا) کی طرف لوٹائے جاؤ گے تب وُہ جو کچھ بھی تم کرتے تھے تمہیں بتا دیگا۔ اور

اٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ

کچھ اور لوگ ہیں جو حکم خدا کے اُمیدوار کئے گئے ہیں (اس کو اختیار ہے) خواہ ان پر عذاب کرے یا ان پر مہربانی

عَلَيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا

کرے۔ اور خدا (تو) بڑا واقف کار حکمت والا ہے۔ اور (وُہ لوگ بھی منافق ہیں) جنہوں نے[1] مسلمانوں

ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ

کے (نقصان پہنچانے اور کفر کرنے اور مومنین کے درمیان تفرقہ ڈالنے اور اس شخص کی گھات میں بیٹھنے

حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ

کے واسطے مسجد بنا کھڑی کی ہے جو خدا اور اُس کے رسُول سے پہلے لڑ چکا ہے۔ (اور لطف تو

اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ لَا تَقُمْ

یہ ہے) کہ یہ لوگ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے بھلائی کے سوا کچھ اور ارادہ ہی نہیں کیا اور خدا خود گواہی

فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ

دیتا ہے کہ یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں۔ (اے رسُول تم اس (مسجد) میں کبھی کھڑے (بھی) نہ ہونا۔ وہ مسجد جس کی بنیاد

اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ

روز اوّل ہی سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ ضرور اسکی زیادہ حقدار ہے کہ تم اسمیں کھڑے ہو کر نماز پڑھو کیونکہ

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى

اس میں وہ لوگ ہیں جو پاک و پاکیزہ رہنے کو پسند کرتے ہیں اور خدا (بھی) پاک و پاکیزہ رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے

تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ

کیا جس شخص نے خدا کے خوف اور خوشنودی پر اپنی عمارت کی بنیاد ڈالی ہو وُہ زیادہ اچھا ہے یا وہ شخص جس نے

عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ

اپنی عمارت کی بنیاد اس بودے کرارے کے لب پر رکھی ہو جس میں دڑار پڑ چکی ہو اور گرا چاہتا ہو پھر وہ اسے لے دے

[1] قبیلہ خزرج کا ایک شریف آدمی توریت و انجیل سے خوب واقف ابو عامر مدینہ میں رہا کرتا تھا اور لوگوں سے برابر حضرت رسول کی بڑائیاں کرتا اور اوصاف بیان کرتا جب آپ مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوئے تو خدا برا کرے حسد کا یہ اس کی آگ میں جلنے لگا کیونکہ اس کی روزی جاتی رہی یہاں تک کہ رشک کے مارے جنگ بدر کے بعد مدینہ سے بھاگ کر کفار مکہ سے جا ملا اور اُحد کی لڑائی میں شریک ہوا سب سے پہلے لشکر اسلام پر اسی نے تیر مارا جنگ حنین میں بھی شریک ہوا۔ جب کچھ نہ بن پڑا تو ہرقل بادشاہ رُوم کے پاس آپ کے خوف بھگانے کو چل دیا اور منافقوں کو لکھا کہ تم لوگ مسجد قبا کے قریب ایک مسجد بناؤ جو وقت میں مدینہ میں آؤں تو علوم کے دینی فوائد میں مشغول ہو جاؤں اور اس کی غرض کچھ اور تھی۔ الغرض ثعلبہ بن حاطب و چند بد منافقوں نے ایک مسجد جھٹ پٹ تیار کی جب حضرت رسُول جنگ تبوک کو جانے لگے تو ان منحوسوں نے آپ سے اسمیں نماز پڑھنے کی تمنا کی آپ نے واپسی کا وعدہ کیا جب واپس آئے اور نماز پڑھنے جانا چاہا تو یہ آیت نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ اس مسجد کو ڈھا دو اور جلا کر وہاں ایک مزبلہ بنا دو اور حکم کی تعمیل ہوئی کیونکہ اس کے بنانے سے عبادت کرنا مقصود نہ تھا بلکہ مومنوں کو اذیت پہنچانا اور اپنے لیئے ایک چھوٹا سا قلعہ۔ اور اس کو لوگ مسجد ضرار کہتے تھے۔ ۱۲۔

[1] یہ مسجد قبا کی تعریف ہے جو مدینہ سے ایک کوس کے فاصلہ پر ہے اس کو ذو قبلتین اور قوتِ اسلام بھی کہتے ہیں کیونکہ اسی مسجد میں تبدیلِ قبلہ کا حکم آیا تھا اور یہیں سے اسلام کو قوت ملی جب آنحضرت مکہ سے ہجرت کر کے آئے تو یہیں چودہ روز ٹھہرے اور انہی دنوں میں اس کی نیو ڈالی گئی تھی آپ نے سب سے پہلے جس مسجد میں نماز پڑھی وُہ یہی ہے آپ کو اس سے اتنی محبت تھی کہ جب تک زندہ رہا (باقی بر صفحہ ۳۲۵)

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ

کے جہنم کی آگ میں پھٹ پڑے اور خدا ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا یہ (عمارت کی) بنیاد جو ان

بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ

لوگوں نے قائم کی اس کے سبب سے ان کے دلوں میں ہمیشہ دھکا پکڑ رہے گی یہانتک کہ انکے دل

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١١٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

کے پرخچے اڑجائیں اور خدا بڑا واقف کار حکیم ہے۔ اسمیں تو شک ہی نہیں کہ خدا نے مومنین سے ان کی جانیں اور

اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ

انکے مال اس بات پر خرید کر لئے ہیں کہ (انکی قیمت) ان کے لئے بہشت ہے (اسی وجہ سے یہ لوگ خدا کی

سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۟ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا

راہ میں لڑتے ہیں تو (کفار کو) مارتے ہیں اور (خود بھی) مارے جاتے ہیں۔ (یہ) پکا وعدہ ہے (جس کا پورا کرنا) خدا پر لازم

فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ

ہے (اور ایسا پکا ہے کہ) توریت اور انجیل اور قرآن (سب) میں (لکھا ہوا) ہے۔ اور اپنے عہد کا پورا خدا

مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ

سے بڑھ کر اور کون ہے تم تو اپنی (خرید) فروخت سے جو تم نے خدا سے کی ہے خوشیاں مناؤ یہی تو

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١١﴾ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ

بڑی کامیابی ہے۔ (یہ لوگ) توبہ کرنے والے عبادت گزار (خدا کی) حمد و ثنا کرنیوالے (اسکی راہ

السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

میں) سفر کرنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے نیک کام کا حکم کرنے والے اور

وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ

بُرے کام سے روکنے والے اور خدا کی (مقرر کی ہوئی) حدوں کی نگاہ رکھنے والے ہیں۔ اور (اے رسول)

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا

ان مومنین کو (بہشت کی) خوشخبری دے دو۔ نبی اور مومنین پر جب ظاہر ہو چکا کہ مشرکین جہنمی ہیں تو اسکے بعد

مومنین کی جانیں خدا نے خرید لی ہیں

(بقیہ از صفحہ ٣٢٤) سے ہر ہفتہ مدینہ سے آکر اس میں ایک مرتبہ نماز ضرور پڑھتے شاید اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ اس میں دو رکعت نماز کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔ کیونکہ رسولؐ کی تاسی بھی ہے ١٢

لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ

مناسب نہیں کہ اُنکے لئے مغفرت کی دُعائیں مانگیں اگرچہ وُہ مشرکین ان کے قرابتدار ہی

لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ

(کیوں نہ) ہوں۔ اور ابراہیمؑ کا اپنے باپ کے لئے مغفرت کی دُعا مانگنا صرف اس وعدہ

لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ

کی وجہ سے تھا جو انہوں نے اپنے باپ سے کر لیا تھا۔ پھر جب انکو معلوم ہو گیا کہ وہ یقینی خدا

اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾

کا دُشمن ہے تو اس سے بیزار ہو گئے۔ بیشک ابراہیمؑ یقیناً بڑے دردمند بردبار تھے۔ خدا

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى

کی یہ شان نہیں کہ [1] کسی قوم کو جب ان کی ہدایت کر چکا ہو اس کے بعد انہیں گمراہ کر دے

يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ

حتی کہ وہ انہیں ان چیزوں کو بتا دے جن سے وہ پرہیز کریں۔ بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے

اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ

اسمیں تو شک ہی نہیں کہ سارے آسمان و زمین کی حکومت خدا ہی کے لیئے خاص ہے سو وہی (جسے چاہے)

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۱۶﴾ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى

جلاتا ہے اور جسے چاہے) مارتا ہے اور تم لوگوں کا خدا کے سوا نہ تو کوئی سرپرست ہے نہ مددگار۔ البتہ خدا نے نبی اور

النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ

مہاجرین و انصار پر بڑا فضل کیا جنہوں نے تنگدستی کے وقت میں رسولؐ کا ساتھ دیا اور وہ بھی اس

سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ

کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے کچھ لوگوں کے دل ڈگمگا جائیں پھر خدا نے ان پر (بھی)

مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾

فضل کیا اس میں شک نہیں کہ وُہ ان لوگوں پر بڑا ترس کھانے والا مہربان ہے۔ اور

[1] جب مشرکین کے واسطے استغفار کی ممانعت ہوئی تو کچھ مومنین گھبرائے ہوئے حضرتؐ رسولؐ کے پاس پہنچے اور عرض کی کہ ہم لوگوں نے تو مشرکین کے واسطے بہت دُعا کی ہے ہمارا کیا حال ہوگا اس وقت ان کی تشفی کے لیئے یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ

ان تینوں پر (بھی فضل کیا) جو (جہاد سے) پیچھے رہ گئے تھے۔ اور ان پر سختی کی گئی) یہانتک کہ

الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا

زمین باوجود اُس وُسعت کے ان پر تنگ ہو گئی اور ان کی جانیں (تک) ان پر تنگ ہو گئیں اور ان

اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ

لوگوں نے سمجھ لیا کہ خدا کے سوا اور کہیں پناہ کی جگہ نہیں۔ پھر خدا نے انکو توبہ کی توفیق دی۔ تاکہ وہ خدا

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کی طرف رجوع کریں۔ بیشک خدا ہی بڑا توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے۔ اے ایمان دارو

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ مَا كَانَ

خدا سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ مدینے کے رہنے والوں اور

لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ

ان کے گردو نواح دیہاتیوں کو یہ جائز نہ تھا کہ رسولِ خدا کا ساتھ چھوڑ دیں اور نہ

يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ

یہ (جائز تھا) کہ رسولؐ کی جان سے بے پرواہ ہو کر اپنی جانوں کے بچانے کی فکر کریں یہ حکم اس

نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا

سبب سے تھا کہ ان (جہاد کرنے والوں) کو خدا کی راہ میں جو تکلیف پیاس کی یا محنت یا بھوک کی شدت

مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ

کی پہنچتی ہے یا ایسی راہ چلتے ہیں جو کفار کے غیظ وغضب کا باعث ہو یا کسی دشمن سے

الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًاۤ اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ

کچھ یہ لوگ حاصل کرتے ہیں تو بس اس کے عوض میں (انکے نامۂ عمل میں) ایک نیک

بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

کام لکھ دیا جائے گا۔ بے شک خدا نیکی کرنے والوں کا اجر (و ثواب) برباد نہیں۔

ع ۱۵ ۸ ۱۲

لہ قبیلہ اوس و خزرج کے نامی گرامی کعب بن مالک ہلال بن امیہ مرارہ بن ربیع تینوں حضرات بھی جنگ تبوک میں شریک نہ ہوئے تھے۔ جب پیچھے رہنے والوں کی مذمت نازل ہوئی تو حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے گناہ کا اقرار کیا تو آپ نے مومنین سے فرمایا کہ ان سے کلام نہ کرو۔ غرض لوگوں نے ان سے بات کرنی چھوڑ دی اور ان کی عورتوں نے بھی ان سے کنارہ کشی کی تب ان لوگوں نے اپنا خیمہ ڈیرہ جنگل میں ڈالا اور گریہ وزاری شروع کی۔ پچاس دن تک اسی حالت میں رہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی، اور مومنین نے انکو قبول توبہ کی خوشخبری دی۔

کعب بن مالک وغیرہ کی توبہ

صادقین کون ہیں

لہ ابن مردویہ نے ابن عباس رضؓ سے اور ابن عساکر نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ صادقین سے مراد علی ابن ابی طالب ہیں۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۳، صفحہ ۲۴۹ سطر ۱۔ مطبوعہ مصر۔

وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا

کرتا اور یہ لوگ (خدا کی راہ میں) تھوڑا یا بہت مال نہیں خرچ کرتے اور کسی میدان کو نہیں قطع کرتے

يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ

مگر فوراً (ان کے نامۂ عمل میں) ان کے نام لکھ دیا جاتا ہے تاکہ خدا، ان کی کارگزاریوں کا انہیں

اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ

اچھے سے اچھا بدلہ عطا فرمائے۔ اور یہ (بھی) مناسب نہیں کہ کل کے کل (اپنے گھروں سے)

لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ۭ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ

نکل کھڑے ہوں۔ ان میں سے ہر گروہ کی ایک جماعت (اپنے گھروں سے) کیوں نہیں نکلتی تاکہ

طَاۗىِٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ

علم دین[1] حاصل کرے اور جب اپنی قوم کی طرف پلٹ کے آوے تو ان کو (عذاب آخرت سے)

اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ يٰٓاَيُّهَا

ڈرائے تاکہ یہ لوگ ڈریں۔ اے ایماندارو کفار میں سے جو لوگ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ

تمہارے آس پاس کے ہیں اُن سے لڑو اور (اس طرح لڑنا) چاہیئے کہ وہ لوگ تم میں

وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ

کرارا پن محسوس کریں۔ اور جان رکھو کہ بے شبہ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ

الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ

ہے۔ اور جب کوئی سورہ نازل کیا گیا تو ان منافقین میں سے ایک (دوسرے

يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

سے) پوچھتا ہے کہ بھلا اس سورہ نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھا دیا تو جو لوگ

اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

ایمان لا چکے ہیں ان کا تو اس سورہ نے ایمان بڑھا دیا اور وہ (اسکی) خوشیاں مناتے ہیں۔ مگر

[1] اسی بناء پر فقہ و اجتہاد کا حاصل کرنا واجب کفائی قرار دیا گیا ہے اور حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ علم دین کا سیکھنا ہر ایماندار عورت مرد پر فرض ہے اور جناب امیر فرماتے ہیں لوگو! دین کا کمال علم دین کے حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے سے ہوتا ہے تم پر مال کی تلاش سے علم کی طلب زیادہ واجب ہے از بس قلیل علم کے فضائل میں سینکڑوں حدیثیں ہیں ان میں سے بعض کو دیکھو دینیات کی تیسری مؤلفہ حقیر۔ ۱۲

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ

جن لوگوں کے دل میں (نفاق کی) بیماری ہے تو ان کی (پچھلی) خباثت پر اس سورہ نے ایک خباثت

رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

اور بڑھادی اور یہ لوگ کفر ہی کی حالت میں مر گئے۔ کیا وہ لوگ (اتنا بھی) نہیں

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ

دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک مرتبہ یا دو مرتبہ بلا میں مبتلا کئے جاتے ہیں۔ پھر بھی نہ تو یہ لوگ

مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾

توبہ ہی کرتے ہیں اور نہ نصیحت ہی مانتے ہیں۔ اور جب کوئی سورہ

وَاِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى

نازل کیا گیا تو اس میں سے ایک کی طرف ایک دیکھنے لگا (اور یہ کہہ کر کہ) تم کو کوئی مسلمان

بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ

دیکھتا تو نہیں ہے پھر (اپنے گھر) پلٹ جاتے ہیں (یہ لوگ کیا پلٹیں گے گویا) خدا نے انکے (دلوں کو

صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

پلٹ دیا ہے اس سبب سے کہ یہ بالکل ناسمجھ لوگ ہیں۔ لوگو تم ہی میں سے (ہمارا) ایک

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ

رسول تمہارے پاس آچکا ہے (جس کی شفقت کی یہ حالت ہے کہ) اس پر شاق ہے کہ تم تکلیف

مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ

اٹھاؤ اور اُسے تمہاری بہبودی کا ہوکا ہے ایمانداروں پر حد درجہ شفیق مہربان ہے۔ اے

رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ

رسول اگر اس پر بھی یہ لوگ (تمہارے حکم سے) منہ پھیریں تو تم کہہ دو کہ میرے لئے خدا کافی ہے

اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾

اسکے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اس پر بھروسا رکھا ہے وہی عرش (ایسے) بزرگ (مخلوق) کا مالک ہے۔

کفار کی مذمت

رسول کی مدح و ثنا

اٰیاتہا ۱۱ (۱۰) سُوْرَۃُ یُوْنُسَ مَکِّیَّۃٌ (۵۱) رکوعاتہا ۱۱

سُورہ[1] یُونس مکّہ میں نازل ہُوا اور اس کی ایک سو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

خُدا کے نام سے (شروع کرتا ہُوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ اَكَانَ لِلنَّاسِ

الٓرٰ۔ یہ آیتیں اس کتاب کی ہیں جو (از سرتاپا) حکمت سے مملو ہے۔ کیا ان لوگوں کو اس بات

عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ

سے بڑا تعجب ہُوا کہ ہم نے انہیں لوگوں میں سے ایک آدمی کے پاس وحی بھیجی کہ (بے

النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ

ایمان) لوگوں کو ڈراؤ اور ایمانداروں کو اس[2] کی خوشخبری سُنا دو کہ ان کے لیے اُن کے پروردگار

صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا

کی بارگاہ میں بلند درجہ ہے۔ (مگر) کفّار (ان آیتوں کو سُن کر) کہنے لگے کہ یہ شخص

لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

تو یقیناً صریحی جادوگر ہے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار وہی خدا ہے جس نے تمہارے آسمان و

وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ

زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر اس نے عرش کو بلند کیا وہی ہر کام کا انتظام کرتا ہے۔ (اس کے سامنے)

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ۭ

کوئی (کسی کا) سفارشی نہیں (ہو سکتا) مگر اس کی اجازت کے بعد۔ وہی خدا تو تمہارا پروردگار ہے تو

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

اُسی کی عبادت کرو۔ تو کیا تم اب بھی غور نہیں کرتے۔ تم سب کو (آخر) اسی کی طرف

اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ اِنَّهٗ

لوٹنا ہے خدا کا وعدہ سچّا ہے وہی یقیناً مخلوق کو پہلی مرتبہ

[1] اس سُورۃ کے بعض اخلاقی وتمدنی نتیجے یہ ہیں، حضرت علیؑ کی ولایت، سُورج، چاند کے بروج ومنازل، بہشت کی تعریف، انسان کی حالت، کفّار کی انوکھی فرمائش اور اُس کا جواب، بُت نہ نفع ہی پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان، پہلے سب لوگ یکساں تھے، انسان کا مجبوری میں گڑگڑانا، اور فارغ البالی میں اکڑنا، دُنیا کی مثل، دُنیا عبرت کی جگہ ہے قیامت میں گنہگاروں کے مُنہ پر کالک لگی ہوگی، قیامت میں مشرکوں کے معبود الگ ہو جائیں گے، رہنمائے سیروی کا زیادہ حقدار ہے، گمان کی پیروی نہ کرو، مشرکین سے معارضہ، خدا کسی پر ظلم نہیں کرتا، دُنیا کا قیام گریا کٹی بھر ہے، کوئی شخص اپنے نفع نقصان پر قادر نہیں، دنیا کے تمام خزانے گناہوں کا عوض نہیں ہو سکتے، قرآن قلبی امراض کی شفا ہے، ذرہ ذرہ کی خدا کو خبر ہے، اولیاء خُدا کون ہیں، خدا کی کوئی اولاد نہیں، ہر بات کی دلیل ضرور ہے، حضرت نوحؑ کا قصّہ، حضرت موسےٰؑ کا قصّہ، مسجد کی خاص حرمت، فرعون کا لشکر اور اس کا ڈوبنا، مشرکوں کے شک کا جواب، قوم یُونسؑ کا قصّہ، وغیرہ۔ ۱۲

[2] ابن مردویہ نے جابر ابن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ۱۲

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ

پیدا کرتا ہے پھر (مرنے کے بعد) وُہی دوبارہ زندہ کرے گا تاکہ جن لوگوں

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے ان کو انصاف کے ساتھ جزائے خیر عطا

لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا

فرمائے گا۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انکے لئے انکے کفر کی سزا میں پینے کو کھولتا ہوا

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ

پانی اور دردناک عذاب ہوگا۔ وہی (خدائے قادر) ہے۔ جس نے آفتاب کو چمکدار اور ماہتاب کو روشن

ضِيَاۗءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا

بنایا اور اس کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم لوگ برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو۔

عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ

خدا نے اُسے حکمت اور مصلحت سے بنایا ہے۔ وہ (اپنی) آیتوں کو واقف کار

اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

لوگوں کے لئے تفصیل وار بیان کرتا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے

اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ

کہ رات دن کے اُلٹ پھیر میں اور جو کچھ خدا نے آسمانوں اور زمین میں بنایا ہے (اُسمیں)

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝

پرہیزگاروں کے واسطے بہتیری نشانیاں ہیں۔ اس میں بھی شک نہیں کہ جن لوگوں کو

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ

(قیامت میں) ہماری (بارگاہ کی) حضوری کا کھٹکا نہیں اور دنیا کی (چند روزہ) زندگی

الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا

سے نہال ہو گئے اور اسی پر چین سے بیٹھے ہیں اور جو لوگ ہماری

سورج، چاند کے بروج و منازل

۵ سبعہ سیارہ تو ظاہر ہے کہ شمس، قمر، زہرہ، مشتری، مریخ، زحل، عطارد کا نام ہے اور ان میں کا ایک ایک آسمان میں ہے اور آٹھویں آسمان کے ثوابت کے قاش کے سے بارہ ٹکڑوں کا نام بروج ہیں حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔ ان میں سے ہر ایک میں آفتاب ایک مہینہ، عطارد دس روز، زہرہ پانچ روز، مریخ پینتالیس روز، مشتری ڈیڑھ برس، زحل دو برس اور چاند دو روز اور آٹھ گھنٹے رہتا ہے۔ اور ہر مہینہ کے اخیر کی دو راتیں ۲۹/۳۰ یا ۲۸/۲۹ محاق کی ہیں باقی ۲۸ شبیں منازل کی ہیں کیونکہ ہر مہینہ کی ۲۸ منزلیں ہیں، شرطین، بطین، ثریا، دبران، ہقعہ، ہنعہ، ذراع، نثرہ، طرف، جبہہ، زبرہ، صرفہ، عواء، سماک، غفر، زبانہ، اکلیل، قلب، شولہ، نعائم، بلدہ، ذابح، سعد، بلع، سعد سعود، سعد الاخبیہ، فرع المقدم، فرع المؤخر، بطن الحوت، اور چاند ہر منزل میں ایک روز رہتا ہے اور اٹھائیس روز میں سب منزلیں طے کرتا ہے اور آفتاب ایک سال میں اور چونکہ اور سیاروں کی آمد و رفت سے عام لوگوں کے کاروبار میں چنداں سروکار نہیں اور آفتاب ماہتاب کی گردش سے تمام مخلوق کو علاقہ ہے اسی وجہ سے ان ہی دونوں کو بیان کیا۔ ۱۲

غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ ۸

آیتوں سے غافل ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا ان کی کرتوت کی بدولت جہنم ہے بیشک

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے انہیں انکا پروردگار ان کے ایمان کے سبب سے

رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ

منزل مقصود تک پہنچا دے گا کہ آرام و آسائش کے باغوں میں رہیں گے اور انکے نیچے نہریں جاری ہونگی۔ ان

النَّعِيْمِ ۝ ۹ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ

باغوں میں ان لوگوں کا بس یہ قول ہوگا اے خدا تو پاک و پاکیزہ ہے اور انہیں انکی باہمی خیر صلاحی سلام سے ہوگی

فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

اور ان کا آخری قول یہ ہوگا کہ سب[1] تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔ اور جس طرح

الْعٰلَمِيْنَ ۝ ع ۱۰ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ

لوگ اپنی بھلائی کے لئے جلدی کر بیٹھتے ہیں اسی طرح اگر خدا انکی شرارتوں (کی سزا میں) برائی میں جلدی کر

بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ۭ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا

بیٹھتا تو ان کی موت ان کے پاس کب کی آچکی ہوتی۔ مگر ہم تو ان لوگوں کو جنہیں (مرنے کے بعد) ہماری حضوری

يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ ۱۱ وَاِذَا

کا کھٹکا نہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ اپنی سرکشی میں آپ سرگرداں رہیں اور انسان کو جب کوئی نقصان

مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ

چھو بھی گیا تو اپنے پہلو پر (لیٹا ہو) یا بیٹھا ہو یا کھڑا (غرض

قَاۗىِٕمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ

ہر حالت میں) ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اس سے اس کی

اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا

تکلیف کو رفع کر دیتے ہیں تو ایسا (آہستہ) کھسک جاتا ہے کہ گویا اس نے

بہشت کی تعریف

انسان کی حالت

[1] اس کا یہ مطلب نہیں کہ سب کے آخر میں وہ "الحمد للہ رب العالمین" کہیں گے اور اس کے بعد پھر کچھ نہ بولیں گے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ان کے آگے کوئی نعمت آئیگی تو تعجب سے سبحان اللہ کہیں گے اور جب اس نعمت کو پالیں گے تو الحمد للہ رب العالمین کہیں گے ۱۲۔ ع ۱۰

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

تکلیف کے (دفع کرنیکے) لئے جو اسکو پہنچی تھی ہمکو پکارا ہی نہ تھا جو لوگ زیادتی کرتے ہیں انکی کارستانیاں

لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا

یونہی نہیں اچھی کر دکھائی گئی ہیں۔ اور تم سے پہلی اُمت والوں کو جب انہوں نے شرارت کی تو ہم نے انہیں

لِيُؤْمِنُوْا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾

ضرور ہلاک کر ڈالا حالانکہ انکے (وقت کے) رسول واضح و روشن معجزات لیکر آچکے تھے اور وُہ لوگ ایمان (نہ لانا تھا)

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰۗىِٕفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ

نہ لائے ہم گنہگار لوگونکی یونہی سزا کیا کرتے ہیں۔ پھر ہم نے انکے بعد تم کو زمین میں (ان کا) جانشین بنایا

لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا

تاکہ ہم (بھی) دیکھیں کہ تم کس طرح کام کرتے ہو۔ اور جب ان لوگوں کے سامنے ہماری روشن آیتیں

بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا ائْتِ

پڑھی جاتی ہیں تو جن لوگوں کو (مرنے کے بعد) ہماری حضوری کا کھٹکا نہیں ہے وُہ کہتے ہیں کہ ہمارے

بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ۭ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ

سامنے اسکے علاوہ کوئی دوسرا قرآن لاؤ یا اس کو رد و بدل کر ڈالو (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ مجھے یہ اختیار نہیں کہ

اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَاۗئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا

میں اُسے اپنے جی سے بدل ڈالوں میں تو بس اُسی کا پابند ہوں جو میری طرف وحی کی گئی ہے۔ میں تو اگر اپنے

يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ

پروردگار کی نافرمانی کروں تو بڑے (کٹھن کے) دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ (اے رسولؐ)

يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ

کہہ دو کہ اگر خدا چاہتا تو میں نہ تمہارے سامنے اس کو پڑھتا اور نہ وُہ تمہیں اس سے آگاہ

وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ

کرتا کیونکہ میں تو (آخر) تم میں اس سے پہلے مدتوں رہ چکا ہوں (اور کبھی

انسان کی حالت

کفار کی دونوں فرمائش اور جواب

قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی

وحی کا نام بھی نہ لیا) تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے تو جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا اس کی آیتوں

عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ

کو جھٹلائے اس سے بڑھ کر اور ظالم کون ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ (ایسے) گنہگار کامیاب نہیں

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا

ہوا کرتے۔ یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کی پرستش کرتے ہیں جو نہ ان کو نقصان ہی پہنچا

لَا یَضُرُّهُمْ وَلَا یَنْفَعُهُمْ وَیَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا

سکتی ہے نہ نفع اور کہتے ہیں کہ خدا کے ہاں یہی لوگ ہمارے سفارشی ہوں گے۔ (اے

عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ

رسول) تم (ان سے) کہو[1] تو کیا تم خدا کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جس کو وہ نہ تو آسمانوں میں

وَلَا فِی الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾

(کہیں) پاتا ہے اور نہ زمین میں۔ یہ لوگ جس چیز کو اس کا شریک بناتے ہیں اس سے وہ پاک صاف

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ

اور برتر ہے۔ اور سب لوگ تو (پہلے) ایک ہی اُمت تھے اور (اے رسول) اگر تمہارے پروردگار کی طرف

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ

سے ایک بات (قیامت کا وعدہ) پہلے نہ ہو چکی ہوتی جس میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں (تو) اس کا

فِیْمَا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ

فیصلہ انکے درمیان (کب نہ کب) کر دیا گیا ہوتا۔ اور کہتے ہیں کہ اس پیغمبر پر کوئی معجزہ (ہماری ہی

عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰهِ

خواہش کے موافق) کیوں نہیں نازل کیا گیا تو (اے رسول) تم کہہ دو کہ غیب (دانی) تو صرف خدا کے واسطے

فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِذَاۤ

خاص ہے تو تم بھی انتظار کرو اور تمہارے ساتھ میں (بھی) یقیناً انتظار کرنیوالوں میں ہوں۔ اور

بہت نہ نفع ہی پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان

[1] مطلب یہ ہے کہ انکو یوں قائل کرو کہ بھائی جو چیز موجود ہی نہیں تو وہ کسی کی سفارش یا نفع نقصان کیا کر سکتی ہے۔ ۱۲

پہلے سب لوگ یکساں تھے

اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا
لوگوں کو جو تکلیف پہنچی اس کے بعد جب ہم نے اپنی رحمت کا ذائقہ چکھا دیا تو یکایک
لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْۤ اٰيَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا
ان لوگوں نے ہماری آیتوں میں حیلہ بازی شروع کر دی (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ تدبیر میں خدا سب سے زیادہ تیز ہے
يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ
ہے تم جو کچھ مکاری کرتے ہو وہ ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لکھتے جاتے ہیں۔ وہی خدا ہے جو تمہیں
وَالْبَحْرِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ
خشکی اور دریا میں سیر کراتا پھرتا ہے یہاں تک کہ جب (کبھی) تم کشتیوں پر سوار ہوتے ہو اور وہ ان لوگوں کو
طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ
باد موافق کی مدد سے لیکر چلی اور لوگ اس کی رفتار سے خوش ہوئے (یکایک) کشتی پر ہوا کا ایک جھونکا آپڑا اور (آنا
الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا
تھا کہ ہر طرف سے اس پر لہریں (بڑھی چلی) آرہی ہیں اور ان لوگوں نے سمجھ لیا کہ اب گھر گئے (اور جان نہ
اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ
بچے گی) تب اپنے عقیدے کو اسی کے واسطے نرا کھرا کر کے خدا سے دعائیں مانگنے لگتے ہیں کہ (خدایا) اگر تو نے
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّاۤ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ
اس مصیبت سے ہمیں نجات دی تو ہم ضرور بڑے شکر گزار ہونگے۔ پھر جب خدا نے انہیں نجات دی تو وہ
فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰۤى
لوگ زمین پر (قدم رکھتے ہی) فوراً ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگو تمہاری سرکشی (کا وبال تو) تمہاری
اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ
ہی جان پر ہے (یہ بھی) دنیاوی (چند روزہ) زندگی کا فائدہ ہے پھر آخر ہماری (ہی) طرف تم کو لوٹ کر آنا
فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
ہے۔ تو (اس وقت) ہم تم کو جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے تھے بتا دیں گے۔ دنیاوی زندگی کی مثل تو

ملہ ایک دفعہ اہل مکہ سات برس تک قحط اور خشک سالی میں گرفتار رہے یہاں تک کہ لوگوں پر جان آگئی کوئی تدبیر بن نہ پڑی تو خدا نے رحم کیا اور ان پر مینہ برسایا مگر جب ان لوگوں کے پیٹ میں دانہ پانی پڑا تو لگے شرارت کرنے اور حضرت رسولؐ کو ستانے۔ اسی کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۔

انسان کا مجبوری میں گڑگڑانا اور فارغ البالی میں اکڑنا

دنیا کی مثال

كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ

بس پانی کی سی ہے کہ ہم نے اس کو آسمان سے برسایا پھر زمین کے ساگ پات جس کو لوگ اور چوپائے

مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ

کھاتے ہیں اس کے ساتھ مل جل کر نکلے یہاں تک کہ جب زمین نے (فصل کی چیزوں سے) اپنا بناؤ سنگار

زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ

کر لیا اور (ہر طرح) آراستہ ہو گئی اور کھیت والوں نے سمجھ لیا کہ اب وہ اس پر یقیناً قابو پا گئے (جب چاہیں گے کاٹ

اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ

لینگے) یکایک ہمارا حکم (عذاب) رات کو یا دن کو آ پہنچا تو ہم نے اس کھیت کو ایسا صاف کٹا ہوا بنا دیا کہ گویا کل اس

تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾

میں کچھ تھا ہی نہیں۔ جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں انکے واسطے ہم آیتوں کو یوں تفصیل وار بیان کرتے ہیں۔

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى

اور خدا تو آرام کے گھر (بہشت) کی طرف بلاتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے سیدھے راستہ کی ہدایت

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ

کرتا ہے۔ جن لوگوں نے (دنیا میں) بھلائی کی ان کے لیئے (آخرت میں بھی) بھلائی ہے (بلکہ) اور

وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

کچھ بڑھ کر اور نہ (گنہگاروں کی طرح) انکے چہروں پر کالک لگی ہوگی اور نہ (انہیں) ذلت ہوگی یہی لوگ

الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ

جنتی ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہا سہا کریں گے۔ اور جن لوگوں نے برے کام کئے ہیں تو گناہ کی سزا

جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

اس کے برابر ہے اور ان پر رسوائی چھائی ہوئی ہوگی۔ خدا کے (عذاب سے) ان کا کوئی بچانے

مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ

والا نہ ہوگا۔ (ان کے منہ ایسے کالے ہونگے کہ) گویا ان کے چہرے شب دیجور کے ٹکڑے سے

دنیا عبرت کی جگہ ہے۔

لہ ہائے ہائے واقعی دنیا ایسی ہی چیز ہے کل کچھ تھا اور آج کچھ کسی اگلے شاعر نے اپنی پرانی زبان میں کیا خوب کہا ہے ؎

کرتے تھے جو کہ دولت دنیا پہ فخر و ناز
باقی نہ وہ رہے نہ وہ اس جا کا فخر و ناز

کچھ دن کی ہے بہار نہ غنچہ ہے اور پھول
جاتا رہے گا بلبل شیدا کا فخر و ناز

۱۲ ۱۲ ۱۲

قیامت میں گنہگاروں کے منہ میں کالک لگی ہوگی۔

مُظْلِمًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۲۷

ڈھک دیئے گئے۔ یہی لوگ جہنمی ہیں کہ یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (اے رسول اس دن سے ڈرو)

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ

جس دن ہم سب کو اکٹھا کریں گے پھر مشرکین سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے (بنائے ہوئے خدا کے) شریک

اَنْتُمْ وَشُرَكَاۗؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاۗؤُهُمْ مَّا

ذرا اپنی جگہ ٹھہرو پھر ہم باہم ان میں پھوٹ ڈال دیں گے اور ان کے شریک ان سے کہیں گے کہ تم تو ہماری

كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲۸ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنَنَا

پرستش کرتے نہ تھے۔ تو (اب) ہمارے اور تمہارے درمیان گواہی کے واسطے خدا ہی کافی ہے۔

وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝۲۹ هُنَالِكَ

ہم کو تمہاری پرستش کی کچھ خبر ہی نہ تھی۔ (غرض) وہاں ہر شخص جو کچھ جس نے پہلے

تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ

(دُنیا میں) کیا ہے جانچ لے گا اور وہ سب کے سب اپنے سچے مالک خدا کی بارگاہ میں لوٹا کر لائے جائینگے

الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۳۰ قُلْ مَنْ

اور (دُنیا میں) جو کچھ افترا پردازیاں کرتے تھے سب ان کے پاس سے چل چلپت ہو جائیں گے۔ (اے

يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ

رسول تم ان سے) ذرا پوچھو تو کہ تمہیں آسمان و زمین سے کون روزی دیتا ہے یا (تمہارے) کان (اور تمہاری)

الْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ

آنکھوں کا کون مالک ہے اور کون شخص مُردے سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مُردے کو نکالتا

مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ

ہے اور ہر امر کا بندوبست کون کرتا ہے تو فوراً بول اٹھیں گے کہ خدا۔ (اے رسول) تم کہو تو کیا تم

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۳۱ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ

اس پر بھی (اس سے) نہیں ڈرتے ہو۔ پھر وہی خدا تو تمہارا سچا مربی ہے۔ پھر حق بات کے بعد گمراہی کے

النصف

قیامت میں مشرکین کے معبود الگ ہو جائیں گے

الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ

اور کیا ہے۔ پھر تم کہاں پھرے چلے جا رہے ہو۔ یوں تمہارے پروردگار کی بات ان لوگوں پر

كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾

ثابت ہو کر رہی کہ یہ لوگ ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ (اے رسول ان سے) پوچھو تو کہ تم نے جن لوگوں کو

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ

(خدا کا) شریک بنایا ہے کوئی بھی ایسا ہے جو مخلوقات کو پہلی بار پیدا کرے پھر انکو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ

قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾

کرے (وہ تو کیا جواب دیں گے) تم ہی کہو کہ خدا ہی پہلے بھی پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ زندہ کرتا ہے تو کدھر تم الٹے چلے

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ

جا رہے ہو۔ (اے رسول ان سے) کہو تو کہ تمہارے (بنائے ہوئے) شریکوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو تمہیں (راہ) حق کی ہدایت

اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ

کرے۔ تم ہی کہو کہ خدا (دین) حق کی راہ دکھاتا ہے تو جو شخص دین کی راہ دکھاتا ہے کیا وہ زیادہ حقدار ہے کہ اسکے

اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ

حکم کی پیروی کی جائے یا وہ شخص جو (دوسرے کی ہدایت تو درکنار خود ہی جبتک دوسرا اس کو راہ نہ دکھائے راہ نہ دیکھ

تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا

نہیں پاتا۔ تو تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ تم کیسے حکم لگاتے ہو اور انمیں سے اکثر لوگ تو بس اپنے گمان پر چلتے ہیں (حالانکہ)

يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

گمان یقین کے مقابلہ میں ہرگز کچھ بھی کام نہیں آسکتا۔ بیشک وہ لوگ جو کچھ (بھی) کر رہے ہیں خدا اُسے خوب جانتا ہے

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ

اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ خدا کے سوا کوئی اور اپنی طرف سے جھوٹ موٹ بنا ڈالے بلکہ یہ تو جو (کتابیں) پہلے

لٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ

کی (اسکے سامنے موجود ہیں اس کی تصدیق اور (ان) کتابوں کی تفصیل ہے۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ

۱۱ اس سے واضح ہوا کہ عالم جاہل پر امامت میں مقدم ہوگا اور عالم کے رہتے جاہل کا پیشوا ہونا ہرگز شرعاً عقلاً کسی طرح جائز نہیں۔ اسی بنا پر امام محمد باقرؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ راہ حق کی ہدایت کرنے والے محمدؐ و آل محمدؐ ہیں۔

۱۲ ہدایت میں دوسروں کے محتاج وہ قریش ہیں جو اہلبیتؑ کے مخالف تھے سچ ہے ہادی میں اور ضال میں جو فرق ہے وہ ہادی شمشال کے رہنے والے کو ہادی نہیں کہتا ہے ضلالت سے ضال اور ضال چاہتا ہے کہ سب ہی ضال ہوں

۱۳ اس زمانہ کے بہتیرے لوگ بھی بس اسی شکل کے مرید ہو رہے ہیں۔ ماں باپ کا جو مذہب ہے صحیح ہو یا غلط اس سے بحث نہیں مگر لکیر کے فقیر بنے اختیار کئے چلے جاتے ہیں اور تحقیق سے کچھ سروکار نہیں رکھتے ہیں۔ ۱۲

لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٣٧ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ

یہ سارے جہان کے پروردگار کی طرف سے ہے - کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کو رسول نے

قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ

خود جھوٹ موٹ بنا لیا ہے - (اے رسول) تم کہو کہ (اچھا) تو تم اگر (اپنے دعوی میں) سچے ہو تو (بھلا) ایک

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٣٨ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا

ہی سورہ اس کے برابر کا بنا لاؤ اور خدا کے سوا جسکو تمہیں (مدد کے واسطے) بلاتے ہو (بن پڑے تو بلا لو) یہ لوگ (تو کیا)

لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ كَذٰلِكَ كَذَّبَ

بلکہ (اسلئے) جس کے جاننے پر ان کا دسترس نہ ہوا لگے اس کو جھٹلانے حالانکہ ابھی تک ان کے ذہن میں اسکے معانی

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝٣٩

نہیں آئے اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے تھے تب ذرا غور تو کرو کہ (ان) ظالموں کا کیسا (برا)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَ

انجام ہوا اور انمیں سے بعض تو ایسے ہیں کہ اس قرآن پر آئندہ ایمان لائیں گے اور بعض ایسے ہیں جو ایمان لانیکے ہی نہیں

رَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝٤٠ وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ

اور اے رسول تمہارا پروردگار تو فسادیوں کو خوب جانتا ہے - اور اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم کہدو کہ میرے لئے ہماری کارگزاری

عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ

ہے اور تمہارے لئے تمہاری کارستانی جو کچھ میں کرتا ہوں اس کے تم ذمہ دار نہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے

مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝٤١ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ

میں بری ہوں - اور انمیں سے بعض ایسے ہیں کہ تمہاری زبانوں کی طرف کان لگائے رہتے ہیں تو کیا وہ تمہاری

تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۝٤٢ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ

سن لیں گے ہرگز نہیں اگرچہ وہ کچھ سمجھ بھی نہ سکتے ہوں تم کہیں بہروں کو کچھ سنا سکتے ہو اور بعض انمیں سے ایسے ہیں جو تمہاری

اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِى الْعُمْىَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۝٤٣

طرف (ٹکٹکی باندھے) دیکھتے ہیں تو کیا وہ ایمان لائیں گے ہرگز نہیں اگرچہ انہیں کچھ نہ سوجھتا ہو تو تم اندھے کو راہ راست دکھاؤ گے

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ

خدا تو ہرگز لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا مگر لوگ خود اپنے اُوپر (اپنی کرتوت سے) ظلم کیا کرتے ہیں

يَظْلِمُونَ ﴿٤٤﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً

اور جس دن خدا ان لوگوں کو (اپنی بارگاہ میں) جمع کرے گا تو گویا یہ لوگ (سمجھیں گے کہ دُنیا میں بس گھڑی دن

مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ

بھر ٹھہرے اور آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے جن لوگوں نے خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونے کو جھٹلایا وہ ضرور گھاٹے

كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿٤٥﴾ وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ

میں ہیں، اور ہدایت یافتہ نہ تھے۔ اے رسولؐ ہم جس جس (عذاب) کا ان سے وعدہ کر چکے ہیں ان میں سے

بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ

بعض خواہ تمہیں دکھا دیں یا تم کو (پہلے ہی دنیا سے) اٹھا لیں پھر (آخر) تو ان سب کو ہماری طرف لوٹنا ہی

ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ﴿٤٦﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ

ہے۔ پھر جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں خدا تو اس پر گواہ ہی ہے۔ اور ہر اُمت کا خاص (ایک) ایک رسولؐ ہوا ہے

فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا

پھر جب ان کا رسولؐ (ہماری بارگاہ میں) آئے گا تو انکے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر

يُظْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ

ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا۔ یہ لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (آخر) یہ (عذاب کا وعدہ) کب (پورا) ہوگا۔

صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا

(اے رسولؐ) تم کہدو کہ میں خود اپنے واسطے نہ نقصان پر قادر ہوں نہ نفع پر مگر خدا جو چاہے

إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا

ہر اُمت (کے رہنے) کا (اس کے علم میں) ایک وقت مقرر ہے۔ جب ان کا وقت آجاتا ہے تو نہ ایک

يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٤٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ

گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ

خدا کسی پر ظلم نہیں کرتا

دُنیا کا قیام کب تک رہے گا

کوئی شخص اپنے نفع نقصان پر قادر نہیں

أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٠﴾

اگر اس کا عذاب تم پر رات کو یا دن کو آجائے تو (تم کیا کرو گے) پھر گناہگار لوگ (آخر) کاہے کی جلدی مچا

أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنتُم بِهِ آلْآنَ وَقَدْ كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥١﴾

رہے ہیں۔ پھر کیا جب (تم پر) آچکے گا تب اس پر ایمان لاؤ گے (ہاں) کیا اب (ایمان لائے) حالانکہ تم تو اسکی جلدی

ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ

مچایا کرتے تھے۔ پھر (قیامت کیدن) ظالم لوگوں سے کہا جائیگا کہ اب ہمیشہ کے عذاب کے مزے چکھو (دنیا میں) جیسی تمہاری

إِلَّا بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَنبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ قُلْ إِي

کرتوتیں تھیں (آخرت میں) ایسا ہی بدلہ دیا جائیگا۔ (اے رسول) تم سے لوگ پوچھتے ہیں کیا (جو کچھ تم کہتے ہو) وہ سب

وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٥٣﴾ وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ

ٹھیک ہے تم کہہ دو ہاں (ہاں) اپنے پروردگار کی قسم ٹھیک ہے اور تم (خدا کو) ہرا نہیں سکتے۔ اور (دنیا میں) جس جس نے تمہاری

ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ

نافرمانی کرکے ظلم کیا ہے (قیامت کے دن) اگر تمام خزانے جو زمین میں ہیں اُسے مل جائیں تو اپنے گناہ کے بدلے

لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا

ضرور فدیہ دے نکلے اور جب وہ لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو اظہار ندامت کرینگے اور انمیں باہم انصاف کیساتھ حکم کیا

يُظْلَمُونَ ﴿٥٤﴾ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَلَا

جائیگا اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائیگا۔ آگاہ رہو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی

إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾

کا ہے۔ آگاہ رہو کہ خدا کا وعدہ یقینی ٹھیک ہے مگر ان میں کے اکثر نہیں جانتے۔ وہی زندہ کرتا ہے

هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٥٦﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ

اور وہی مارتا ہے اور تم سب کے سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ لوگو تمہارے پاس تمہارے

جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي

پروردگار کی طرف سے نصیحت (کتاب خدا) آچکی اور جو امراض (شرک وغیرہ) دل میں ہیں ان کی دوا،

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲ ۱۲ ع ۱۳ ۵

۱۲ حیی بن اخطب مدینہ کا رہنے والا یہودی اکثر مکہ میں تجارت کی غرض سے آتا جب اس نے رسول اللہ کے حالات سنے تو آپ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ اور جب اس نے قرآن کو سنا تو کہنے لگا تم جو پڑھتے ہو حق ہے یا کھیل ہے اس کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲

۱۲ اسرّوا کے معنی چھپانے ظاہر کرنے دونوں کے ہیں اور بعض حضرات نے اس کا ترجمہ چھپانا کیا بھی ہے مگر یہ چسپاں نہیں۔ اس وجہ سے میں نے ظاہر کرنے کے معنی اختیار کئے۔ ۱۲

دنیا کے تمام مظالم نافرمانیوں اور گناہوں کا فدیہ نہیں ہو سکتے

الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ بِفَضْلِ

اور ایمان داروں کے لیئے ہدایت اور رحمت۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ (یہ قرآن) خدا کے فضل (وکرم)

اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا

اور اس کی رحمت سے تم کو ملا (ہی) تو ان لوگوں کو اس پر خوش ہونا چاہیئے۔ اور جو کچھ وہ جمع کر رہے ہیں

يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ

اُس سے یہ کہیں بہتر ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ خدا نے تم پر روزی نازل کی تو اب تم

فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ

سے بعض کو حرام اور بعض کو حلال بنانے لگے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ کیا خدا نے تمہیں اجازت دی ہے یا تم

عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ

خدا پر بہتان باندھتے ہو۔ اور جو لوگ خدا پر جھوٹ موٹ بہتان باندھا کرتے ہیں وہ روزِ قیامت کو

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ

کیا خیال کرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ خدا تو لوگوں پر بڑا صاحب فضل (وکرم) ہے مگر

عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَمَا تَكُوْنُ

ان میں سے بہتیرے شکر گزار نہیں ہیں۔ اور (اے رسولؐ) تم (چاہے) کسی حال میں

فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ

ہو اور قرآن کی کوئی سی بھی آیت تلاوت کرتے ہو اور (لوگو) تم کوئی سا بھی عمل کر رہے ہو ہم (ہمہ وقت)

عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا

جب تم اس کام میں مشغول ہوتے ہو تم کو دیکھتے رہتے ہیں اور تمہارے پروردگار سے

يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَ

ذرہ بھر بھی کوئی چیز غائب نہیں رہ سکتی نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ کوئی چیز ذرہ سے

لَا فِي السَّمَآءِ وَلَاۤ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْبَرَ اِلَّا

چھوٹی ہے اور نہ اس سے بڑی چیز مگر وہ روشن کتاب (لوح محفوظ) میں ضرور

قرآن تمام امراض کی شفا ہے

مومنین کو خدا کے فضل پر خوشیاں منانا چاہیئے۔

ذرہ ذرہ کی خدا کو خبر ہے

فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ

ہے۔ آگاہ رہو اس میں شک نہیں کہ دوستانِ خدا پر (قیامت میں) نہ تو کوئی خوف

عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا

ہو گا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (خدا سے)

یَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ

ڈرتے تھے۔ ان ہی لوگوں کے واسطے دنیوی زندگی میں (بھی) اور آخرت میں (بھی) خوشخبری ہے۔ خدا کی

لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝

باتوں میں اصلاً ردّ و بدل نہیں ہوا کرتا۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ اور (اے رسول) ان (کفار) کی

وَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ؘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ؕ هُوَ السَّمِیْعُ

باتوں کا تم رنج نہ کیا کرو۔ اس میں تو شک نہیں کہ ساری عزت تو صرف خدا ہی کے لئے ہے۔ وہی سب کی

الْعَلِیْمُ ۝ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ ؕ

سنتا جانتا ہے۔ آگاہ رہو اس میں شک نہیں کہ جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو لوگ زمین میں ہیں (غرض سب

وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ

کچھ) خدا ہی کے ہیں۔ اور جو لوگ خدا کو چھوڑ کر (دوسروں کو) پکارتے ہیں وہ تو (خدا کے فرضی) شریکوں کی راہ پر بھی

یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ۝ هُوَ

نہیں چلتے بلکہ وہ تو صرف اپنی عقل پر چلتے ہیں۔ اور وہ صرف وہمی و خیالی باتیں کیا کرتے ہیں۔ وہ وہی

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ

(خدائے قادر و توانا) ہے جس نے تمہارے نفع کے واسطے رات کو بنایا تاکہ تم اسمیں چین کرو اور دن کو (بنایا

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ۝ قَالُوا اتَّخَذَ

کہ اس کی روشنی میں دیکھو بھالو اس میں شک نہیں جو لوگ سن لیتے ہیں انکے لئے اسمیں (قدرت کی بہتیری نشانیاں

اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِیُّ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا

ہیں۔ لوگوں نے تو کہہ دیا کہ خدا نے بیٹا بنا لیا ہے۔ (یہ محض لغو ہے) وہ (تمام نقائص سے) پاک و پاکیزہ ہے۔ وہ

اولیائے خدا کون ہیں

۱۱ بعض احادیث میں ہے اولیاء خدا وہ ہیں جن کی خاموشی ذکر تفکر عبرت گویائی حکمت اور رفتار برکت ہے اگر ان کی موت کا معین وقت نہ ہوتا تو خدا کے خوف اور ثواب کے شوق میں انکی روح ان کے بدن سے نکل جاتی وہ فرائض کے پابند مستحبوں کے حامل، حرام سے پرہیز کار دنیا سے بے رغبت، خدا کی اچھی چیزوں کے راغب ہیں حلال روزی حاصل کرتے ہیں فقر کے پاس نہیں جاتے۔ مال کو اچھے کاموں میں صرف کرتے ہیں۔ رات کی بے خوابی سے ان کی آنکھوں سے پانی ٹپکتا ہے اور عبرت سے ان کے چہرے زرد ہیں۔ بھوک سے ان کی آنکھیں خشک ہو گئی ہیں پیاس سے ان کے لب سوکھ کر سیاہ ہو گئے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے رتبے کو دیکھ کر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے ۱۲

۱۲ ایک حدیث میں ہے کہ دنیا کی بشارت سچے خواب ہیں۔ خود دیکھے یا کوئی دوسرا۔ اور آخرت کی بشارت بہشت ہے ۱۲

خدا کی کوئی اولاد نہیں

فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ

ہر طرح بے پرواہ ہے۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) اسی کا ہے (جو کچھ تم کہتے ہو) اسکی کوئی

عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ

دلیل تو تمہارے پاس ہے نہیں کیا تم خدا پر (یوں ہی) بے جانے بوجھے جھوٹ بولا کرتے ہو۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ ؕ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا

بیشک جو لوگ جھوٹ موٹ خدا پر بہتان باندھتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہ ہونگے۔ (یہ) دُنیا کے (چند روزہ) فائدے ہیں

ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ

پھر تو آخر ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے تب انکے کفر کی سزا میں ہم ان کو سخت عذاب کے

بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ

مزے چکھائیں گے۔ اور (اے رسول) تم ان کے سامنے نوحؑ کا حال پڑھ دو جب انہوں نے

قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ

اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر میرا ٹھہرنا اور خدا کی آیتوں کا چرچا کرنا تم پر شاق و گراں گزرتا

وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ

ہے تو میں صرف خدا ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں تو تم اور تمہارے شریک سب مل کر اپنا

فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ

کام ٹھیک کرلو پھر تمہاری بات تم (میں سے کسی) پر مخفی نہ رہے پھر (جو تمہارا جی چاہے)

عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾

میرے ساتھ کر گزرو اور مجھے (دم مارنے کی بھی) مہلت نہ دو۔ پھر بھی اگر تم نے (میری نصیحت

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ

سے) منہ موڑا تو میں نے تم سے کچھ مزدوری تو نہ مانگی تھی۔ میری مزدوری تو صرف خدا ہی پر ہے اور

اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۷۲﴾

(اسی کی طرف سے) مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس کے فرمانبردار بندوں سے ہو جاؤں۔

ہر بات کی دلیل ضرور ہے

لہ اس سے واضح ہوا کہ ہر بات کے ثبوت میں دلیل ضرور ہونا چاہیئے۔ فقط یہ سمجھ کر کہ ہمارے باپ دادا اس مذہب پر تھے بھلا اگر یہ مذہب اچھا نہ تھا تو کیوں نظر انداز کرتے یا

ع ۱۰ ف ۱۰

اس مذہب میں بہت بڑے بڑے مولوی ہیں ایسے لوگ تو بغیر سوچے سمجھے سند کرنے والے نہیں کسی مذہب کو اختیار نہ کرنا چاہیئے کیونکہ سب سے بڑا مولوی تو شیطان تھا جو فرشتوں کا بھی استاد تھا۔ بلکہ خود سوچ سمجھ کر اپنی عقل سے فیصلہ کرنا ضروری ہے۔ ۱۲

حضرت نوحؑ کا قصہ

فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ

اس پر بھی ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو اور جو لوگ ان کے ساتھ کشتی میں (سوار ہوتے (انکو) نجات

خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ

دی اور انکو (انگوں کا) جانشین بنایا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا انکو ڈبو مارا۔ پھر ذرا غور تو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ

کرو کہ جو (عذاب سے) ڈرائے جا چکے تھے ان کا کیا (خراب) انجام ہوا۔ پھر ہم نے نوحؑ کے بعد

بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا

اور رسولوں کو اپنی قوم کے پاس بھیجا تو وہ پیغمبر ان کے پاس واضح و روشن معجزے لے کر آئے اس پر بھی

كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۭ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ

جس چیز کو یہ لوگ پہلے جھٹلا چکے تھے اس پر ایمان (نہ لاتا تھا) نہ لائے۔ ہم یونہی حد سے گزر جانے والوں کے

عَلٰي قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ

دلوں پر (گویا خود) مہر کر دیتے ہیں۔ پھر ہم نے ان پیغمبروں کے بعد موسیٰؑ و ہارونؑ کو اپنی نشانیاں

مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا

(معجزے) دے کر فرعون اور اس (کی قوم) کے سرداروں کے پاس بھیجا تو وہ لوگ

فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَهُمُ

اکڑ بیٹھے اور یہ لوگ تھے ہی قصور وار ۔ پھر جب ان کے پاس ہماری

الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

طرف سے حق بات (معجزے) پہنچ گئے تو کہنے لگے کہ یہ تو یقینی کھلم کھلا جادو ہے۔ موسیٰؑ

قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ۭ اَسِحْرٌ

نے کہا کیا جب (دین) حق تمہارے پاس آیا تو اس کے بارے میں کہتے ہو کہ کیا یہ جادو

هٰذَا ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا

ہے اور جادوگر لوگ کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ (اے موسیٰؑ) کیا تم ہمارے

حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ کا قصہ

لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ

پاس اس واسطے آئے ہو کہ جس دین پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا اس سے تم ہمیں بہکا دو اور ساری رُوئے

فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۷۸ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

زمین میں بس تم ہی دونو کی بڑائی ہو۔ اور ہم لوگ تو تم دونوں پر ایمان لانے والے نہیں۔ اور فرعون نے حکم دیا، کہ

ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝۷۹ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ

ہمارے حضور میں تمام کہلاڑی (واقف کار) جادوگروں کو تو لے آؤ۔ پھر جب جادوگر لوگ (میدان میں) آموجود

مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝۸۰ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ

ہوئے تو موسیٰؑ نے ان سے کہا کہ تم کو جو کچھ پھینکنا ہو پھینکو۔ پھر جب وُہ لوگ (رسیوں کو سانپ بنا کر) ڈال

مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ

چکے تو موسیٰؑ نے کہا جو کچھ تم (بنا کر) لائے ہو (وُہ تو سب) جادو ہے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا اسے فوراً

اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۸۱ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ

ملیامیٹ کر دیگا کیونکہ خدا تو ہرگز مفسدوں کا کام درست نہیں ہونے دیتا۔ اور خدا سچی بات کو اپنے کلام کی برکت

بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۸۲ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا

سے ثابت کر دکھاتا ہے اگرچہ گناہگاروں کو ناگوار ہو۔ الغرض موسیٰؑ پر ان کی قوم کی نسل کے چند آدمیوں

ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ

کے سوا فرعون اور اس کے سرداروں کے اس خوف سے کہ (مبادا) ان پر کوئی مصیبت ڈالدیں، کوئی

اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ

ایمان نہ لایا۔ اور اس میں شک نہیں کہ فرعون رُوئے زمین میں بہت بڑھا چڑھا تھا، اور اسمیں بھی شک نہیں

لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝۸۳ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ

کہ وُہ یقیناً زیادتی کرنیوالوں میں سے تھا۔ اور موسیٰؑ نے کہا اے میری قوم اگر تم (سچے دل سے) خدا پر

اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۝۸۴

ایمان لا چکے تو اگر تم فرمانبردار ہو تو بس اسی پر بھروسہ کرو۔ اس پر اُن لوگوں نے

فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً

عرض کی ہم نے تو خدا ہی پر بھروسہ کر لیا ہے (اور دُعا کی ہے کہ) اے ہمارے پالنے والے تو ہمیں

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ

ظالم لوگوں کا (ذریعۂ) امتحان نہ بنا لیا، اور اپنی رحمت سے ہمیں ان کافر لوگوں (کے پنجے) سے نجات

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ

دے۔ اور ہم نے موسیٰؑ اور ان کے بھائی (ہارونؑ) کے پاس وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے (رہنے

تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ

سہنے کے) لئے گھر بنا ڈالو اور اپنے اپنے گھروں ہی کو مسجدیں[1] قرار دیکر پابندی سے نماز

قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالَ

پڑھو اور مومنین کو (نجات کی) خوشخبری دے دو۔ اور موسیٰؑ نے عرض کی اے

مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ

ہمارے پالنے والے تُو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دُنیاوی زندگی میں (بڑی) آرائش

اَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ

اور دولت دے رکھی ہے (کیا تُو نے یہ سامان اس لئے عطا کیا ہے) تاکہ یہ لوگ تیرے راستہ سے لوگوں

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَلَا

کو بہکائیں۔ پروردگار تُو ان کے مال[2] (دولت) کو غارت کر دے اور ان کے دِلوں پر سختی کر (کیونکہ)

يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ قَدْ

جب تک یہ لوگ تکلیف دِہ عذاب نہ دیکھ لیں گے ایمان نہ لائیں گے۔ (خدا نے) فرمایا تم

اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ

دونوں کی دُعا قبول کی گئی تو تم دونوں ثابت قدم رہو اور نادانوں کی راہ پر نہ

الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

چلو اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے اس پار کر دیا

[1] ابن عساکر نے حضرت ابو رافع سے روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت رسولؐ نے خطبہ میں فرمایا کہ خدا نے حضرت موسےٰ و ہارونؑ کو حکم دیا تھا کہ اپنے اور اپنی قوم کے لئے اپنے اپنے گھروں ہی کو مسجدیں بناؤ اور اے موسیٰؑ تمہاری مسجد میں ہارونؑ اور ان کی اولاد کے سوا نہ کوئی جنب ہو کر شب باش ہو اور نہ عورتوں سے مقاربت کرے اسی طرح میری اس مسجد میں تمام اُمت میں سے علیؑ اور اس کی اولاد کے سوا کسی کو اس کی اجازت نہیں کہ اس میں جنب ہو کر شب باش ہو یا اس میں عورتوں کے پاس جائے۔ دیکھو تفسیر درمنثور ملا جلال الدین سیوطی جلد ۳ صفحہ ۳۴۴ سطر ۳۴-۱۳ [2] مصر سے حبشہ تک کی پہاڑوں میں سونے چاندی اور زبرجد کی کان تھی، اور فرعون ہی کے زیر حکومت تھی اس وجہ سے قبطی لوگ بہت مالدار ہو گئے تھے اور دولت ہی انکی ضلالت و گمراہی کا باعث تھی۔ اسی بنا پر حضرت موسیٰؑ نے جو کہ دنیوی میں ان کے مال کی تباہی کی بددعا کی تھی۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ

پھر فرعون اور اس لشکر[1] نے سرکشی کی اور شرارت سے ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ

جب وہ ڈوبنے لگا تو کہنے لگا کہ جس خدا پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں میں بھی اسی پر

اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا

ایمان لاتا ہوں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں فرمانبردار بندوں سے

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۹۰ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ

ہوں۔ اب (مرنے کے وقت ایمان لاتا ہے) حالانکہ تو اس سے پہلے نافرمانی کر چکا

وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۹۱ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ

اور تو تو فسادیوں میں سے تھا۔ تو ہم آج تیری روح کو تو نہیں (مگر) تیرے بدن کو

بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا

(تہ نشین ہونے سے) بچائیں گے تاکہ تو اپنے بعد والوں کے لئے عبرت (کا باعث) ہو اور اکثر

مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝۹۲ وَلَقَدْ

تو شک نہیں کہ بہتیرے لوگ ہماری نشانیوں سے یقیناً بے خبر ہیں۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو

بَوَّاْنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ

(ملک شام) میں بہت اچھی جگہ بسایا اور انہیں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں تو ان لوگوں

مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ

کے پاس جب تک علم (نہ) آچکا ان لوگوں نے اختلاف نہیں کیا اس میں تو شک ہی نہیں کہ

الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ

جن باتوں میں یہ (دنیا میں) باہم جھگڑ رہے ہیں قیامت کے دن تمہارا پروردگار

الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۹۳

اس میں فیصلہ کر دے گا۔ پس جو (قرآن) ہم نے تمہاری طرف نازل کیا

[1] فرعون کا لشکر اور اس کا ڈوبنا

حضرت موسیٰ اور ان کی قوم کا پیچھا کئے جا رہا تھا سولہ لاکھ تھا۔ اور سب کے سب گھوڑوں پر سوار اور سروں پر خود رکھے ہوئے تھے اور حضرت موسیٰ اپنی قوم کے ساتھ رات کے پیچھے پیچھے اور حضرت ہارون آگے آگے تھے۔ جب بنی اسرائیل یہ عظیم الشان لشکر دیکھ کر گھبرائے تو خدا کے حکم سے حضرت موسیٰ نے چھڑی ماری اور دریا پھٹا۔ اور چونکہ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے اس لئے ہر ایک کے واسطے جداگانہ راہ بنائی گئی۔ اور ہر ایک دوسرے سے الگ تھلگ جانے لگا۔ یہ خیال کر کے بولے اے موسیٰ ہم لوگ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھتے نہیں ہیں ایسا نہ ہو وہ لوگ ڈوب جائیں۔ تو خدا نے درمیان کے پانی کی دیواروں میں جالیاں بنادیں کہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ جب فرعون دریا کے کنارے پہنچا تو دریا میں کھلا ہوا راستہ دیکھ کر جانا چاہا مگر اس کا گھوڑا بدکا۔ آخر جبرائیل ایک گھوڑی پر سوار ہو کر آگے بڑھے۔ پھر تو فرعون اپنے گھوڑے کو ہزار بار روکتا رہا مگر نہ رکا۔ اور جب سارا لشکر دریا کے اندر آگیا تو پانی مل کر ایک ہو گیا، اور سب کے سب ڈوب مرے۔ ۱۲

فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِّمَّآ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ فَسْئَلِ

ہے اگر اس کے بارے میں تم کو[1] کچھ شک ہو تو جو لوگ تم سے پہلے سے (کتاب (خدا)

الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ لَقَدْ جَآءَكَ

پڑھا کرتے ہیں ان سے پوچھ دیکھو تمہارے پاس یقیناً تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝٩٤ وَ

کتاب آچکی تو تم نہ تو ہرگز شک کرنے والوں سے ہونا اور نہ ہرگز ان لوگوں سے ہونا

لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ

جنہوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا (ورنہ) تم بھی گھاٹا اٹھانے والوں سے ہو

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٩٥ إِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ

جاؤ گے۔ (اے رسول) اس میں شک نہیں کہ جن لوگوں کے بارے میں تمہارے پروردگار کی

رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٩٦ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى

باتیں پوری اُتر چکی ہیں (کہ یہ مستحق عذاب ہیں) وُہ لوگ جب تک دردناک عذاب دیکھ نہ لیں گے

يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيْمَ ۝٩٧ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ[2] اٰمَنَتْ

ایمان نہ لائیں گے اگرچہ ان کے سامنے (ساری خدائی کے) معجزے آموجود ہوں۔ کوئی بستی ایسی کیوں نہ

فَنَفَعَهَآ إِيْمَانُهَآ إِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا

ہوئی کہ ایمان قبول کرتی تو اسکو اسکا ایمان فائدہ مند ہوتا ہاں یُونس کی قوم جب (عذاب دیکھ کر)

عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ

ایمان لائی تو ہم نے دُنیا کی (چند روزہ) زندگی میں اُن سے رُسوائی کا عذاب دفع کر دیا اور ہم نے انہیں

إِلٰى حِيْنٍ ۝٩٨ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ

ایک خاص وقت تک چین کرنے دیا۔ اور (اے پیغمبر) اگر تیرا پروردگار چاہتا تو جتنے لوگ روئے زمین پر

كُلُّهُمْ جَمِيْعًا أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا

ہیں سب کے سب ایمان لے آتے۔ تو کیا تم لوگوں پر زبردستی کرنا چاہتے ہو تاکہ سب کے سب ایماندار ہو جائیں حالانکہ

[1] اس آیت میں اگرچہ خطاب خود حضرت رسولؐ کی طرف ہے مگر مقصود دوسرے لوگ ہیں کیونکہ اس وقت کے مشرکین طعن سے یہ کہا کرتے تھے کہ آخر یہ کیسا رسول ہے جو کھاتا پیتا اور بازاروں میں پھرتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی، تو رسولؐ کی تسلی اور ان لوگوں کا جواب دونوں بات ایک ہی آیت سے حاصل ہو گئی اس وجہ سے رسولؐ کی طرف خطاب کیا گیا۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

مشرکین کے شک کا جواب

مُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ

کسی شخص کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر اذن خدا ایمان لے آئے اور جو لوگ (اصول دین میں) عقل سے کام

اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ ۱۰۰

نہیں لیتے ان ہی لوگوں پر خدا (کفر کی) گندگی ڈال دیتا ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِى

ذرا دیکھو تو سہی کہ آسمانوں اور زمین میں (خدا کی نشانیاں) کیا کچھ ہیں (مگر سچ تو یہ ہے) اور جو لوگ

الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ۱۰۱ فَهَلْ

ایمان نہیں قبول کرتے ان کو ہماری نشانیاں اور ڈراوے کچھ بھی مفید نہیں۔ تو یہ لوگ بھی انہیں سزاؤں

يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

کے منتظر ہیں جو ان سے قبل والوں پر گزر چکی ہیں۔ (اے رسولؐ) ان سے کہدو کہ

قُلْ فَانْتَظِرُوْا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ ۱۰۲ ثُمَّ

اچھا تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ یقیناً انتظار کرتا ہوں۔ پھر (نزول

نُنَجِّىْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا

عذاب کے وقت) ہم اپنے رسولوں کو اور جو لوگ ایمان لائے ان کو (عذاب سے) نمونہ بچا لیتے ہیں یونہی ہم

نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۱۰۳ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِىْ

پر لازم ہے کہ ہم ایمان لانے والوں کو بھی بچا لیں۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ اگر تم لوگ میرے دین کے بارے

شَكٍّ مِّنْ دِيْنِىْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ

میں شک میں پڑے ہو تو (میں بھی تم سے صاف کہے دیتا ہوں کہ) خدا کے سوا تم بھی جن لوگوں کی پرستش کرتے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِىْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖ

ہو میں تو ان کی پرستش نہیں کرنیکا مگر (ہاں) میں اس خدا کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں (اپنی قدرت سے

وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۱۰۴ وَاَنْ

دنیا سے) اٹھالے گا۔ اور مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں مومن ہوں۔ اور (مجھے یہ بھی حکم ہے) کہ

۱۰ حضرت یونسؑ بن متی شہر موصل کے قریب نینوا کے رہنے والوں پر تیس برس کے سن میں نبی مقرر ہو کر آئے تھے اور ان کی قوم کے لوگ ایک لاکھ سے بھی زیادہ تھے۔ تیئیس برس تک آپؑ نے ہدایت کی مگر دو کے سوا کوئی ایمان نہ لایا ایک روبیل جو حکیم عالم اور آپؑ کا مصاحب تھا دوسرا تنوخا جو عابد اور جنگل کی لکڑیاں توڑ کر بسر کرتا تھا۔ آخر آپؑ نے بددعا کی۔ حکم ہوا ابھی صبر کرو۔ جب عذاب نازل ہونے پر سنت عرفے تو حکم ہوا۔ شوال کی ۱۵ ویں چہارشنبہ کے دن عذاب نازل ہوگا۔ روبیل نے ہر چند فہمائش کی کہ آپ جلدی نہ کریں مگر آپؑ نے تنوخا کے کہنے سے شہر میں منادی کرادی کہ فلاں روز تم پر عذاب نازل ہوگا اور خود تنوخا کے ساتھ کسی پہاڑ کے گوشہ میں جا چھپے اور عذاب کے منتظر بیٹھے۔ یہ دیکھ کر روبیل نے پہاڑ پر کھڑے ہو کر قوم کو آواز دی ارے تم غافل بیٹھے ہو تم پر فلاں دن عذاب نازل ہوگا جلدی کرو خدا اور یونسؑ پر ایمان لے آؤ اور خدا سے گریہ وزاری کر کے عذاب کے دفعیہ کی دعا کرو۔ میں تمہارا خیر خواہ ہوں اور تمہاری بھلائی کے واسطے کہتا ہوں ورنہ سب تباہ ہو جاؤ گے روبیل کے سمجھانے سے یہ لوگ ایمان لائے اور شہر سے باہر نکل کر بچوں کو ماؤں سے اور بڑھوں کو جوانوں سے جدا کر کے سب کے سب گریہ وزاری میں مشغول ہوئے آخر وقت معین پر عذاب آیا اور ان لوگوں نے دیکھا مگر ان کے ایمان لانے اور توبہ کرنے سے ٹل گیا۔ دوسرے دن حضرت یونسؑ یہ خیال کر کے کہ اب تو وہ تباہ ہو گئے ہوں گے۔ شہر کی طرف چلے تو لوگوں کو آمد و رفت کرتے دیکھا اور سمجھے کہ عذاب نہ آیا اس وقت یہ خیال کر کے کہ میری قوم مجھے جھوٹا سمجھے گی (باقی برصفحہ ۳۵۱)

أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ

تو (باطل سے) کترا کے اپنا رُخ دین کی طرف قائم رکھ۔ اور مشرکین سے ہرگز نہ ہونا اور خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز

الْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٥﴾ وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ

کو نہ پکارنا جو نہ تجھے نفع ہی پہنچا سکتی ہے نہ نقصان ہی پہنچا سکتی ہے۔ تو اگر تم نے (کہیں ایسا)

وَلَا يَضُرُّكَ ۖ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ

کیا تو اس وقت تم بھی ظالموں میں (شمار) ہوگے۔ اور (یاد رکھو کہ)

الظَّالِمِينَ ﴿١٠٦﴾ وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ

اگر خدا کی طرف سے تمہیں کوئی برائی چھو بھی گئی تو پھر اس کے سوا کوئی اس کا

لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ۚ

دفع کرنے والا نہیں ہوگا۔ اور اگر وہ تمہارے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو پھر اسکے فضل

يُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْغَفُورُ

(وکرم) کا پلٹنے والا بھی کوئی نہیں ہوگا وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے فائدہ پہنچائے۔

الرَّحِيمُ ﴿١٠٧﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ

اور وہ تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ اے لوگو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس حق

مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي

(قرآن) آچکا پھر جو شخص سیدھی راہ پر چلیگا تو وہ صرف اپنے ہی (بھلے) کے لئے ہدایت اختیار کریگا۔ اور جو گمراہی

لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَا

اختیار کرے گا وہ تو بھٹک کر کچھ اپنا ہی کھوئے گا اور میں کچھ تمہارا ذمہ دار تو ہوں نہیں

أَنَا عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ ﴿١٠٨﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ

اور (اے رسولؐ) تمہارے پاس جو وحی بھیجی جاتی ہے تم بس اسی کی پیروی کرو اور

وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿١٠٩﴾

صبر کرو یہانتک کہ خدا (تمہارے اور کافروں کے درمیان) فیصلہ فرمائے اور وہ تو تمام فیصلہ کرنیوالوں سے بہتر ہے

حاشیہ

(بقیہ از صفحہ ۳۵۰) شہر کی راہ چھوڑ دریا کی طرف چلے گئے اور تنو خا شہر میں آیا تو روہیل نے کہا کیوں میری رائے صحیح نکلی یا تیری وہ بولا تیری حضرت یونسؑ وہاں سے دریا پر آئے کشتی پر سوار ہوئے مچھلی نگل گئی پھر باہر نکلے اور چالیس روز کے بعد اپنی قوم میں واپس آئے تو سب نے آپ کی تصدیق کی اور آپ خوشی وخرمی اپنی قوم میں رہنے لگے۔

۱۲ ۱۲

اٰیاتھا ۱۲۳ | (۱۱) سُوْرَةُ هُوْدٍ مَّكِّيَّةٌ (۵۲) | رکوعاتھا ۱۰

سورہ ہود[1] مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو تینتیس آیتیں اور دس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ

الٓرٰ۔ یہ (قرآن) وہ کتاب ہے جس کی آیتیں ایک واقف کار حکیم کی طرف سے (دلائل سے) خوب مستحکم کر دی گئیں

خَبِيْرٍ ۝ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ

پھر تفصیل وار بیان کر دی گئی ہیں یہ کہ خدا کسی کی عبادت نہ کرو میں تو اسی کی طرف سے تمھیں (عذاب سے) ڈرانے والا

وَّبَشِيْرٌ ۝ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ

اور (بہشت کی) خوشخبری دینے والا رسول ہوں اور یہ بھی کہ اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا مانگو پھر اسکی بارگاہ میں

يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ

(گناہوں سے) توبہ کرو وہی تمھیں ایک مقرر مدت تک اچھے لطف کے فائدے اٹھانے دیگا اور وہی ہر صاحب بزرگی[2]

ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

کو اسکی بزرگی (کی داد) عطا فرمائے گا اور اگر تم نے (اسکے حکم سے) منہ موڑا تو مجھے تمھارے بارے میں ایک بڑے

عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰي

(خوفناک) دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ (یاد رکھو) تم سب کو (آخرکار) خدا ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ

(اچھی طرح) قادر ہے۔ (اے رسول) دیکھو یہ کفار (تمھاری عداوت میں) اپنے سینوں کو گویا دوہرا کئے ڈالتے ہیں تاکہ

لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ

خدا سے (اپنی باتوں کو) چھپائے رہیں۔ مگر (دیکھو) جب یہ لوگ اپنے کپڑے خوب لپیٹتے ہیں (تب بھی تو) خدا (انکی باتوں کو)

مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

جانتا ہے جو چھپا کر کرتے ہیں اور کھلم کھلا کرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ وہ سینوں کے بھید تک کو خوب جانتا ہے

[1] اس سورہ کے بعض اخلاقی، تاموسی، تمدنی نتیجے یہ ہیں، خدا کا لازق ہونا، آسمان زمین چھ روز میں پیدا ہوئے، انسانی حالت، حضرت رسولؐ کی فضائل قرآن کی حقیقت کی دلیل، رسول کا تالی اور گواہ کون ہے، ظالموں پر خدا کی لعنت، مومن کافر کی تشبیہ، حضرت نوحؑ کا قصہ، نافرمانی کی بدولت خاندان سے خروج، قوم ہودؑ کا قصہ، توبہ استغفار کے فوائد، حضرت صالحؑ کا قصہ، حضرت اسحاقؑ کی پیدائش، حضرت لوطؑ کا قصہ، حضرت شعیبؑ کا قصہ، حضرت امام آخرالزمانؑ کی نسبت پیشین گوئی، حضرت موسیٰؑ کا قصہ، قیامت میں دو قسم کے لوگ ہونگے، ظالم کی اعانت بھی ظلم ہے، پانچوں وقت کی نماز کا وجوب وغیرہ۔ ۱۲

[2] علامہ ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ صاحب فضل سے علیؑ ابن ابیطالبؑ مراد ہیں۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲